Al-Qirtas القرطاس
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

Man's Position in the Universe as the noblest creature and the Worst Creature

کائنات میں انسان کا مقام بطور اشرف المخلوقات اور شر الدواب

Rubab Reena Khan
Shakeela Naz
Muhammad Muneer
Dr. Zeeshan*
PhD Scholar Department of Islamic Studies KUST
PhD Scholar Department of Islamic Studies KUST
PhD Scholar Department of Islamic Studies KUST
Lecturer HITEC University Taxila Cantt at-corresponding author -dr.zeeshan@hitecuni.edu.pk

Citation: Rubab Reena Khan, Shakeela Naz, Muhammad Muneer, & Dr. Zeeshan*. (2024). Man's Position in the Universe as the Noblest Creature and the Worst Creature: کائنات میں انسان کا مقام بطور اشرف المخلوقات اور شر الدواب. Al-Qirtas, 3(3). Retrieved from https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas/article/view/325

Abstract:

Your reflection on the dualistic nature of human beings aligns well with the Quranic perspective. The verses from Surah At-Tin (95:4-6) indeed highlight the potential for humans to reach the highest levels of nobility or fall to the lowest depths based on their actions and choices. This duality emphasizes the importance of faith and righteous deeds. Faith is the foundation upon which a person's elevation is built. True belief in Allah and His oneness is the primary step towards reaching the highest status. Actions that align with the teachings of Islam are essential. This includes fulfilling religious obligations, such as prayer, fasting, and charity, as well as demonstrating good character, honesty, kindness, and justice in daily interactions. Allah sent messengers to guide humanity. Following the teachings of the Prophet Muhammad (peace be upon him) and adhering to the Quranic commandments are crucial in ensuring one stays on the path of righteousness. Allah has endowed humans with the ability to reason and discern. This intellectual capability sets humans apart from other creatures and provides the means to understand and follow divine guidance. Humans have the freedom to choose their path. This freedom is a test, and the choices made determine their ultimate status. Choosing to follow Allah's guidance leads to elevation, while ignoring it leads to degradation. When individuals turn away from divine guidance, they fall into ignorance. This state is not merely a lack of knowledge but a spiritual and moral decline. The abandonment of Allah's guidance not only affects individuals but also has broader societal repercussions. It can lead to corruption, injustice, and the breakdown of moral values within communities. Striving for personal spiritual growth through continuous learning, self-reflection, and adherence to Islamic principles is key. Regular prayer, reading Quran, and engaging in acts of charity are practical steps. Encouraging and supporting others in the community to follow the righteous path helps create a positive environment where collective elevation is possible. Standing up against injustice and working towards societal reforms in line with Islamic teachings contribute to the overall elevation of the ummah (Muslim community). The verses from Surah At-Tin serve as a powerful reminder of the potential and responsibility of human beings. By embracing faith, performing righteous deeds, and following divine guidance, individuals can achieve the highest level of nobility. Conversely, abandoning this path leads to spiritual and moral decline. The duality of human nature thus underscores the importance of conscious, righteous living in alignment with Allah's will.

Keywords: *Dualistic nature, Noblest of creatures, worst creature, Divine law.*

Al-Qirtas القرطاس
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

تعارف:

بے شک، انسان اللہ کی تخلیق کردہ تمام مخلوقات میں سب سے عظیم اور اشرف ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے اور اسے علم و عقل عطا کی ہے، جو اسے دیگر مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔ انسان کو اشرف المخلوقات کہنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے دست قدرت سے تخلیق کیا اور اپنی روح پھونکی۔ اس عمل سے انسان کو دیگر مخلوقات پر فوقیت اور برتری عطا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و شعور، علم و ہنر، اور ارادے کی آزادی دی ہے تاکہ وہ اپنے رب کی معرفت حاصل کرے، اس کی عبادت کرے اور زمین پر اس کا نائب بن کر عدل و انصاف قائم کرے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کو اشرف المخلوقات کا مقام دیا گیا ہے۔ (۱)

ولقد کرمنا بنی آدم (2)

(اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی)

بے شک، اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی خصوصیات اور صلاحیتوں سے نوازا ہے جو اسے دیگر مخلوقات سے ممتاز کرتی ہیں۔ ان خصوصیات میں شامل ہیں:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل عطا کی ہے، جس کی مدد سے وہ سوچ سکتا ہے، فیصلے کر سکتا ہے اور علم حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ نے انسان کو علم عطا کیا اور اسے سکھایا کہ کیسے دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کی جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے تمام اشیاء کے نام سکھائے، جو علم کی بنیاد ہے۔ انسان کو بات کرنے کی صلاحیت عطا کی گئی، جس سے وہ اپنے خیالات، احساسات اور علم کو دوسروں تک پہنچا سکتا ہے۔ اللہ نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا، اس کا جسمانی ڈھانچہ معتدل اور خوبصورت بنایا۔ انسان کی قامت کو معتدل بنایا تاکہ وہ متوازن اور موزوں انداز میں زندگی گزار سکے۔ اللہ نے انسان کو سکھایا کہ کیسے وہ دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے تدبیریں کرے اور اپنے معاملات کو درست انداز میں چلائے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر خلیفہ بنایا اور اسے تمام مخلوقات پر غلبہ اور اختیار دیا تاکہ وہ زمین پر عدل و انصاف قائم کرے اور اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے۔ یہ سب خصوصیات اور صلاحیتیں اللہ کی طرف سے عطا کی گئی نعمتیں ہیں، جن کا شکر ادا کرنا اور ان کا صحیح استعمال کرنا انسان کی ذمہ داری ہے۔ (3)

جب انسان اپنے اشرف المخلوقات کے مرتبے کو بھول جاتا ہے اور اپنی عقل و سمجھ بوجھ کا استعمال نہیں کرتا، تو وہ اللہ کے نزدیک بدتر مخلوق بن جاتا ہے۔ اللہ نے انسان کو عقل عطا کی ہے تاکہ وہ حق و باطل کو پہچان سکے اور صحیح فیصلے کر سکے۔ اگر انسان اس عقل کا صحیح استعمال نہ کرے، تو اس کی حیثیت کم ہو جاتی ہے۔ جب انسان حق کو تسلیم نہیں کرتا اور جھوٹ یا باطل کی پیروی کرتا ہے، تو وہ اپنی فطرت کے مطابق نہیں رہتا۔ قرآن میں ہے کہ ایسے لوگ جو عقل و سمجھ بوجھ کی روشنی سے محروم ہیں، وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جانور اپنی فطرت کے مطابق عمل کرتے ہیں، لیکن انسانوں کی عقل انہیں حق اور باطل میں فرق کرنے کی صلاحیت دیتی ہے۔

عقل کا صحیح استعمال، حق کی تلاش، اور اس پر عمل کرنا انسانی فطرت کا حصہ ہونا چاہیے اور یہ انسان کی اشرف المخلوقات کی حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ انسان کی عقل اسے حقائق کو سمجھنے اور فیصلے کرنے کی صلاحیت فراہم کرتی ہے۔ جب عقل کو صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے، تو انسان سچائی اور انصاف کی جانب گامزن ہوتا ہے۔ انسان کو ہمیشہ سچائی اور انصاف کی تلاش میں رہنا چاہیے۔ یہ تلاش انسان کے اخلاقی اور روحانی نمو کے لیے ضروری ہے۔ عقل اور حق کی تلاش کے بعد، ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ صرف سوچنا اور جاننا کافی نہیں، بلکہ ان تصورات کو عملی زندگی میں لانا بھی اہم ہے۔ اگر انسان عقل کے صحیح استعمال سے انحراف کرے، یا حق کی تلاش اور عمل کو ترک کرے، تو وہ اپنی فطری حیثیت اور مرتبے کو کھو سکتا ہے۔ یہ انحراف دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان کا باعث بن سکتا ہے، کیونکہ ایسے افراد اپنی اخلاقی اور روحانی ذمہ داریوں سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

یہ اصول انسان کی زندگی کی بنیادوں کو مستحکم کرنے اور اسے صحیح راہ پر گامزن کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

انسان بطور اشرف المخلوقات: قرآن کی رو سے:

قرآن نے انسان کی اشرف المخلوقات ہونے کی حقیقت کو بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے انسان کو دیگر مخلوقات پر فوقیت دی ہے اور اس کی عظمت کا ذکر کیا ہے۔

ترجمہ: "اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو، تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا۔ ابلیس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا کیونکہ وہ خود کو آگ سے پیدا ہوا سمجھتا تھا اور آدم کو مٹی سے پیدا شدہ سمجھتا تھا۔ اس تکبر اور انکار کی بنا پر اللہ نے ابلیس کو ملعون قرار دیا اور اسے جنت سے نکال دیا۔ اللہ نے فرمایا: 'یہاں سے نیچے اترو، تمہیں یہ حق نہیں کہ یہاں اکڑو، نکل جاؤ، تمہیں ذلیل لوگوں میں سے ہو۔'"(4)

یہ آیت بتاتی ہے کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنی تخلیق کی بہترین مثال قرار دیا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں۔ یہ حکم انسان کی عظمت اور اس کے اشرف المخلوقات ہونے کی علامت ہے۔ یہ واقعہ یہ واضح کرتا ہے کہ تکبر اور انکار کی وجہ سے ابلیس کو جنت سے خارج کر دیا گیا۔ انسان کی اشرفیت کی تصدیق اور اسے افضل مخلوق بنانے کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو عقل، علم، اور فہم کی طاقت دی گئی ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کو اللہ کی ہدایت کے مطابق بہتر بنا

قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر انسان کا اشرف المخلوق ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔ جن میں چند ایک درج ذیل ہے۔

اللہ تعالی نے انسان کو دیگر مخلوقات سے معزز و مکرم بنایا:

قرآن میں ارشاد ہے۔

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا -- تَفْضِيلًا"(5)

ترجمہ: "ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور انہیں خشکی اور سمندر میں سوار کیا اور انہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا اور انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر بہت سی برتری دی۔"

یہ آیت بتاتی ہے کہ اللہ تعالی نے انسان کو دوسرے مخلوقات پر فضیلت دی ہے اور اسے بہت سے فوائد عطا کیے ہیں:

اللہ نے بنی آدم کو خاص عزت دی ہے اور انہیں اپنی مخلوق میں ایک خاص مقام دیا ہے۔ اللہ نے انسان کو خشکی اور سمندر میں سفر کرنے کی صلاحیت عطا کی، جس سے انسان نے مختلف وسائل تک رسائی حاصل کی۔ اللہ نے انسان کو صاف اور پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا ہے، جو کہ اس کی نعمتوں میں شامل ہے۔ اللہ نے انسان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر برتری دی ہے، جو کہ اس کی عظمت اور قابلیت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ آیت انسان کی اشرفیت اور اس کے لئے اللہ کی جانب سے دی گئی بے شمار نعمتوں کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ بھی واضح کرتی ہے کہ انسان کی عزت و اہمیت اس کی عقل، علم، اور اللہ کی ہدایت پر عمل کرنے کی صلاحیت کی بنا پر ہے۔

اللہ نے انسان کو عقل دی ہے جو کہ سوچنے، سمجھنے، اور فیصلے کرنے کی صلاحیت عطا کرتی ہے۔ عقل ہی انسان کو صحیح اور غلط کے درمیان فرق کرنے کی قدرت دیتی ہے۔ علم کی روشنی سے انسان نے کائنات کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کی کوشش کی اور ترقی کی راہیں تلاش کیں۔ اللہ نے انسان کو علم حاصل کرنے کی صلاحیت دی ہے جو اس کی فلاح اور کامیابی کی بنیاد ہے۔ انسان کو بات کرنے اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کی صلاحیت دی گئی ہے۔ یہ صلاحیت انسان کی معاشرتی زندگی اور تعاملات میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ انسان کو ایک خوبصورت اور معتدل جسمانی صورت دی گئی ہے جو کہ اسے زندگی کی مختلف چیلنجز کا سامنا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ انسان کی جسمانی ساخت معتدل اور

http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

توازن میں ہے، جو اسے مختلف ماحول اور حالات میں زندگی گزارنے کے قابل بناتی ہے۔ اللہ نے انسان کو خشکی اور سمندر میں سفر کرنے کی صلاحیت عطا کی، جس سے انسان نے دنیا کے مختلف حصے تک رسائی حاصل کی اور اپنی زندگی کو بہتر بنایا۔ اللہ نے انسان کو دنیا اور آخرت کی بہتری کے لئے تدبیریں سکھائیں، تاکہ وہ اپنی زندگی کو صحیح راستے پر چل سکے اور آخرت میں کامیاب ہو سکے۔ اللہ نے انسان کو دنیا پر غلبہ عطا کیا، جس سے وہ قدرتی وسائل کو استعمال کر سکتا ہے اور اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اللہ نے انسان کو قدرتی عناصر کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کرنے کی صلاحیت دی ہے، جیسے کہ زمین کی کھودائی، فصلوں کی کاشت، اور دیگر تکنیکی ترقیات۔ (6)

یہ سب خصوصیات انسان کی اشرفیت اور اس کی عظمت کو ظاہر کرتی ہیں، اور انسان کے لئے ایک ذمہ داری بھی عائد کرتی ہیں کہ وہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر گزار ہو اور انہیں بہترین طریقے سے استعمال کرے۔

قرآن نے انسان کی ظاہری اور باطنی خوبصورتی کا ذکر بہت خوبصورتی سے کیا ہے۔

"لَقَدْ ---------------------------- تَقْوِيمٍ" (7)

"اللہ نے انسان کو سب سے بہترین شکل وصورت میں پیدا کیا۔"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک عمدہ اور متوازن جسمانی ساخت عطا کی ہے۔ اس میں تمام اعضاء مناسب طریقے سے ترتیب دیے گئے ہیں اور اس کی جسمانی حالت بہترین ہے۔ انسان کو علم، فہم، عقل، تمیز، اور بات کرنے کی صلاحیتیں دی گئی ہیں، جو کہ اس کی ذہنی اور روحانی ترقی کے لئے بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔

یہ تمام خصوصیات انسان کی عظمت اور اس کی خالق کی طرف سے دی گئی نعمتوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ انسان کی جسمانی ساخت اور عقل کی یہ خصوصیات اس کے لئے ایک عظیم ذمہ داری کا اظہار کرتی ہیں کہ وہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر گزار ہو اور انہیں صحیح طریقے سے استعمال کرے۔

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان مقصود کائنات ہے۔ اور بقیہ کائنات کو اسی کے کاموں میں لگایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے، کہ انسان ہی اشرف المخلوقات ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

"هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا" (8)

"وہی ہے جس نے زمین میں جو کچھ ہے، سب تمہارے لئے پیدا کیا۔"

اللہ تعالیٰ نے زمین اور اس میں موجود تمام چیزوں کو انسان کے فائدے کے لیے تخلیق کیا ہے۔ یہ سب کچھ انسان کی ضروریات کو پورا کرنے، اس کی زندگی کو سہل بنانے، اور اس کی دینی و دنیاوی کامیابی کے لئے بنایا گیا ہے۔ انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیے جانے کی وجہ سے، اللہ نے کائنات کی تمام چیزوں کو انسان کی خدمت میں لگا دیا ہے، تاکہ وہ اپنے خالق کی عبادت اور دنیا میں اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھا سکے۔

پھر صرف زمین ہی انسان کے فائدے کیلئے نہیں بلکہ قرآن کے مطابق نظام کائنات کی دیگر عظیم چیزیں جیسے سورج، چاند، ہوا، پانی، دن، اور رات، سمندر وغیرہ بھی اللہ نے انسانوں ہی کیلئے بنائی ہیں، تو اس بھی انسان کی افضلیت ثابت ہوتی ہے۔ (9)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

Al-Qirtas القرطاس
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

قرآن کی سورۃ ابراہیم میں ہے جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور انسان کے لیے اس کی تخلیقی حکمت کو واضح کرتی ہے۔

اللہ الذی خلق السماوات الارض اونزل من السماء ماء فاخرج بیہ من التمرات رزقا لکم وسخر لکم الفلک لتجری فی البحر بامرہ وسخر لکم الانھر۔ وسخر لکم الشمس والقمر دآبیین وسخر لکم الیل والنھار (10)

اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی نازل کیا، پھر اس کے ذریعے تمہارے کھانے کے لیے مختلف پھل نکالے۔ اور کشتیوں کو تمہارے لیے تابع کیا تاکہ ان کے ذریعے دریا میں چل سکو، اور دریا کو بھی تمہارے لیے تابع کیا۔ اور تمہارے لیے سورج اور چاند کو مسلسل کام پر لگا دیا، اور رات اور دن کو تمہارے لیے تابع کر دیا۔

یہ آیتیں اللہ کی بے شمار نعمتوں اور اس کے عطا کردہ وسائل کو بیان کرتی ہیں جو انسان کی زندگی کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لیے فراہم کی گئی ہیں۔ اللہ نے آسمان اور زمین کو تخلیق کیا اور ان میں موجود ہر چیز انسان کی خدمت کے لیے بنائی۔ پانی کی مدد سے پھل اور دیگر غذائی چیزیں پیدا کیں جو انسان کی خوراک کا حصہ ہیں۔ کشتیوں کو دریا میں چلانے کے لیے مسخر کیا تاکہ انسان سمندر کے ذریعے سفر کر سکے اور تجارت کر سکے۔ سورج اور چاند کو مسلسل چلنے والا بنایا تاکہ دن اور رات کا نظام برقرار رہے۔ رات اور دن کو انسان کے فائدے کے لیے تابع کیا تاکہ زندگی کا نظام درست طور پر چل سکے۔ یہ تمام چیزیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ انسان کو اللہ نے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ فضل و کرم دیا ہے اور اس کی موجودگی میں کائنات کی ہر چیز کو اس کے فائدے کے لیے بنایا ہے۔ اس سے انسان کی عظمت اور اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ اللہ کی تخلیقی حکمت کتنی عظیم ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

"مومن اللہ کے نزدیک فرشتوں سے زیادہ عزت رکھتا ہے"۔ (۱۱)

یہ حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ مومن کی حیثیت اور مقام اللہ کے نزدیک بہت بلند ہے۔ یہ عزت اس کے ایمان، عمل صالح، اور اللہ کی رضا کی طلب کی بنا پر ہے۔ فرشتے اپنی مخصوص وظائف اور عبادت میں مشغول ہیں، لیکن مومن کی اللہ کے ساتھ ذاتی وابستگی، اس کے ایمان کی گہرائی، اور اعمالِ صالح کی وجہ سے اسے اللہ کی جانب سے خاص عزت واحترام ملتا ہے۔

یہ حدیث مومن کی عظمت اور اس کے دین پر عمل پیرا ہونے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے، اور یہ پیغام دیتی ہے کہ اللہ کے نزدیک مومن کی قدر و قیمت بے حد ہے۔

اسلام میں انسان کی حیثیت کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے یہ تشبیہ بہت وضاحت کے ساتھ پیش کی جاتی ہے۔ فرشتے اللہ کی بندگی اور اطاعت پر مجبور ہیں کیونکہ ان کی فطرت ہی ایسی ہے۔ وہ بے عقل اور بے شہوت ہیں، ان کے اعمال بلا ارادہ ہوتے ہیں اور وہ صرف اللہ کے حکم کی پیروی کرتے ہیں۔ جانوروں میں شہوت تو ہے لیکن عقل نہیں، جس کی وجہ سے وہ محض جبلت کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے اعمال میں عقل کی رہنمائی نہیں ہوتی۔ (۱۲)

انسان میں عقل اور شہوت دونوں موجود ہیں۔ یہی انسان کی آزمائش کا میدان ہے۔ انسان کو اپنی عقل کو شہوت پر غالب کر کے صحیح راہ پر چلنا ہوتا ہے۔ جو شخص عقل کو شہوت پر غالب کرتا ہے، وہ دراصل فرشتوں سے زیادہ افضل ہے کیونکہ اس نے اپنی فطرتی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کیا ہے اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کو اپنایا ہے۔ اس کے برعکس، جو شخص شہوت کو عقل پر غالب کرتا ہے، وہ جانوروں سے بر تر ہے کیونکہ اس نے عقل کی رہنمائی کو ترک کر دیا ہے اور اپنی جبلت کی پیروی کی ہے۔ یہ تشبیہ انسان کی اہمیت اور اس کی آزمائش کی نوعیت کو سمجھنے میں مدد کرتی ہے۔ انسان کی عظمت اس میں ہے کہ وہ اپنی عقل، علم، اور اخلاقی اقدار کو شہوت اور جذبات پر غالب کر کے اللہ کی رضا حاصل کرے۔

انسان بطور شر الدواب: قرآن کی روشنی میں:

قرآن میں انسان کی حیثیت اور اس کے عمل کا بڑا اہمیت ہے۔ قرآن میں جہاں انسان کی عظمت اور افضلیت بیان کی گئی ہے، وہاں اس کی بد ترین حالت کی بھی وضاحت کی گئی ہے، اگر وہ اپنے علم، عقل، اور فطری صلاحیتوں کا صحیح استعمال نہ کرے۔

قرآن میں انسان کی عظمت اور اس کے مقام کو واضح کیا گیا ہے کہ اللہ نے اسے اشرف المخلوقات قرار دیا ہے اور کائنات کی تمام چیزوں کو انسان کی خدمت میں لگا دیا ہے۔ قرآن کی آیتیں اور اللہ کی عطا کردہ نعمتیں انسان کے مقام و مرتبے کو اجاگر کرتی ہیں۔ جب انسان حق کو نہیں سنتا، حق بات نہیں بولتا، اور نہ ہی حق کو سمجھتا ہے، تو وہ اپنی فطرتی صلاحیتوں کا غلط استعمال کرتا ہے۔ قرآن میں ایسی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ایسے لوگ جانوروں سے بھی بد تر ہیں کیونکہ جانور اپنی جبلت کی پیروی کرتے ہیں، جبکہ انسان کے پاس عقل اور علم کی صلاحیت ہے، اور اگر وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا تو اس کا مقام بہت پست ہو جاتا ہے۔ قرآن میں انسان کو اسفل سافلین (سب سے نیچے کی حالت) میں بھی پیش کیا گیا ہے، جو انسان کی سب سے بد ترین حالت کو ظاہر کرتا ہے جب وہ اپنی فطرتی صلاحیتوں، عقل، اور علم کا صحیح استعمال نہیں کرتا۔ اس کا مطلب ہے کہ انسان کی عظمت اس کے اعمال پر منحصر ہے، اور اگر وہ اپنی فطری صلاحیتوں کا صحیح استعمال نہ کرے تو وہ سب سے بد تر حالت میں جا سکتا ہے۔

یہ تشبیہ انسان کی ذمہ داریوں اور اس کے اعمال کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ انسان کو اپنی عقل، علم، اور فطری صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے اچھے اعمال انجام دینے چاہئیں تاکہ وہ اپنی عظمت کو برقرار رکھ سکے اور اسفل سافلین کی حالت سے بچ سکے۔ (13)

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون (14)

"اللہ کے نزدیک سب مخلوقات میں سب سے بد تر وہ ہیں جو بہرے اور گونگے ہیں اور عقل نہیں رکھتے۔"

اس آیت میں "بہرہ" اور "گونگا" کی اصطلاحات مجازی معنوں میں استعمال ہوئی ہیں۔ یہاں یہ مراد ہے کہ وہ لوگ جو حق بات کو نہیں سنتے اور نہ ہی حق بات بولتے ہیں، یعنی وہ لوگوں جو علم، عقل، اور حق کو نظر انداز کرتے ہیں۔ اس آیت میں عقل کی عدم موجودگی کو بہت اہمیت دی گئی ہے، کیونکہ عقل انسان کو سمجھ بوجھ، فیصلے اور صحیح راستے کا تعین کرنے کی صلاحیت عطا کرتی ہے۔ اگر کوئی عقل سے محروم ہے، تو وہ حق کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔

یہ آیت انسان کی عقل کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ وہ لوگ جو عقل کی رہنمائی سے محروم ہیں، وہ سب سے بد تر ہیں۔ اس میں انسان کو اپنی عقل، علم، اور فطری صلاحیتوں کا درست استعمال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ وہ اللہ کی رضا اور کامیابی حاصل کر سکے۔

مخلوق خدا میں سے روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بد تر ہو ہیں جو نہ حق سنتے ہیں، نہ حق بولتے ہیں اور نہ ہی اسکو سمجھتے ہیں۔ اپنے علم و عقل سے فائدہ نہیں اٹھاتے گونگے بہرے بنتے ہیں۔ عقل سے کام نہیں لیتے۔ (15)

ان شر الدواب عند اللہ الزین کفروا فھم لا یومنون (16)

بے شک جانوروں میں سب سے بد تر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا تو وہ ایمان نہیں لاتے۔ (17)

Al-Qirtas القرطاس
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

اللہ تعالی کے علم اور اسکے فیصلے میں جانوروں سے بھی بد تر وہ لوگ ہیں کہ جو اپنے کفر پر سختی سے قائم ہیں۔ کسی صورت کفر چھوڑنے پر تیار نہیں اور جب بھی ان سے عہد کیا جاتا ہے تو وہ توڑ دیتے ہیں۔ (18)

ایک جگہ ارشاد فرمایا

ان ھم الاکالانعام بل ھم اضل سبیلا (19)

اور ارشاد فرمایا

اولیک ھم شرالبریۃ (20)

وہی تمام مخلوق میں سب سے بد تر ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ثم رددنہ اسفل سافلین (21)

انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کے وجوہات

انسان کی خلقت کے بارے میں موجود تمام آیات وروایات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان عالم ہستی کی مخلوقات پر برتری رکھتاہے اور یہ انسان کے درج ذیل اشرف المخلوق ہونے کے وجوہات اور خصوصیات کے پیش نظر ہے۔

1) **انسان کا روح الہی کا مالک ہونا۔**

انسان کی سب سے پہلی اور اہم خصوصیت، اس کا روح الہی کا مالک ہونا ہے اور یہ خصوصیت صرف انسان کے ساتھ مخصوص ہے (22)۔

اس سلسلہ میں ارشاد باری تعالی ہے۔

ترجمہ: پھر جب (خلقت کو مکمل کرلوں اور اس میں اپنی روح۔ پھونک دوں

2) **انسان کا مسجود ملائکہ ہونا۔**

ارشاد ہوتا ہے۔

وازقلنا للملائکۃ اسجدوا لأدم فسجدوا الا ابلیس (24)

اور یاد کرو وہ موقع جب ہم نے ملائکہ سے کہا آدم کیلئے سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔

3) **انسان کا زمین پر خلیفہ الہی ہونا۔**

E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

زمین پر اللہ کی خلافت کا عہدہ انسان کی خصوصیت ہے جس نے اسے عالم ہستی من جملہ ملائکہ، جنات----- جیسی دوسری مخلوقات پر برتری بخشی ہے۔ (25)

واذ قال ابک للملائکۃ ان جاعل فی الارض خلیفۃ

اس وقت کو یاد کرو جب تمھارے پرودگار نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

4) انسان۔ تخلیق کا اصل مقصود

انسان کے اشرف المخلوق ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ مقصود کائنات ہے۔ حقیقت میں دوسری مخلوقات کو انسان کیلئے پیدا کیا گیا ہے تاکہ وہ ان سے استفادہ کرے۔

اور اسی نے تمھارے لئے آسمان اور زمین تمام چیزوں کو مسخر کر دیا ہے۔

اے بنی آدم! میں نے مخلوقت کو تیرے لیے تخلیق ہے اور تجھے اپنے لئے۔ (28)

یہ شاید اس لئے ہے کہ انسان میں وہ طاقت ہے کہ پست ترین عالم یعنی عالم ناسوت وطبیعت سے سفر کر کے رشد و کمال کے عالی ترین مقام یعنی فنا فی اللہ تک پہنچ اور یہ خصوصیت صرف انسان کو خاصل ہیں۔ (29)

5) علم

علم اور دانش انسان کی مخلوق میں فضیلت کا ایک بڑا سبب ہے۔ قرآن میں علم کی اہمیت کو متعدد مواقع پر بیان کیا گیا ہے، خاص طور پر حضرت آدمؑ اور فرشتوں کے حوالے سے جو مثال پیش کی گئی ہے، وہ علم کی برتری اور فضیلت کو واضح کرتی ہے۔

قال آیادم انبئھم با سما ئھم فلما انبا ھم با سمائھم -- وما کنتم تُلتمون۔(30)

"اور اللہ نے آدمؑ کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیے، پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور کہا: 'اگر تم سچے ہو تو ان اشیاء کے نام مجھے بتاؤ۔'"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو علم و دانش سے نوازا اور فرشتوں سے ان اشیاء کے ناموں کے بارے میں سوال کیا۔ فرشتوں نے لاعلمی ظاہر کی کیونکہ انہیں ان اشیاء کے ناموں کا علم نہیں تھا، جبکہ حضرت آدمؑ نے اللہ کے حکم کے مطابق ان اشیاء کے نام بتا دیے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ علم انسان کو دیگر مخلوقات پر برتری عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علم کو انسان کی فضیلت کا ایک بڑا سبب قرار دیا، اور اس کی مثال حضرت آدمؑ کی تعلیم و تربیت اور فرشتوں کی کم علمی سے دی گئی ہے۔

یہ بات قرآن کی مختلف آیات اور تفاسیر میں بھی بیان کی گئی ہے، جو علم کی اہمیت اور اس کے ذریعے انسان کی فضیلت کو اجاگر کرتی ہیں۔

6) تقوی

تقویٰ، جو کہ اللہ سے ڈر اور خوف کی حالت کو ظاہر کرتا ہے، انسان کی فضیلت کا ایک بہت اہم سبب ہے۔ سورہ الحجرات کی آیت 13:

"إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ" (31)

ترجمہ: "تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ کے نزدیک عزت و مقام کا معیار تقویٰ ہے، نہ کہ دنیاوی امتیازات، دولت، یا نسب۔ متقی اور پرہیزگار لوگوں کا مقام اللہ کے نزدیک بہت بلند ہے، اور یہی اصول ہمیں اپنی زندگیوں میں تقویٰ کے پیغام کو اپنانے کی ترغیب دیتا ہے۔ تقویٰ، جو کہ اللہ کے احکام پر عمل کرنے اور گناہوں سے بچنے کا نام ہے، انسان کی روحانی بلندی اور اللہ کے قریب ہونے کا ذریعہ ہے۔

انسان کے شر الدواب ہونے کے وجوہات

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین تخلیق کے ساتھ پیدا کیا اور اسے عظیم شرف و فضیلت عطا کی۔ انسان کی تخلیق میں اسے اعلیٰ درجے کی عقل، فطرت، اور دیگر خصوصی صلاحیتیں دی گئی ہیں جو اسے تمام مخلوقات سے ممتاز کرتی ہیں۔ اس کے باوجود، جب انسان اپنے اس عظیم مقام کو بھول جاتا ہے اور اپنے علم اور عقل کا صحیح استعمال نہیں کرتا، تو وہ اپنے مقام سے گر جاتا ہے۔ انسان کی عقل اور علم کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی میں صحیح فیصلے کرے، حقیقت کو سمجھے، اور اپنے عمل کو درست کرے۔ جب وہ ان صلاحیتوں کا استعمال نہیں کرتا، تو وہ خود کو گمراہ کر لیتا ہے اور اپنے اصل مقام سے دور ہو جاتا ہے۔ ایمان انسان کی روح کی غذا ہے، اور یہ اس کی عقل و فطرت کی روشنی سے ہی ممکن ہے۔ جب انسان اپنے فطری مقام اور مقام کا ادراک کھو دیتا ہے، تو وہ ایمان سے بھی محروم ہو جاتا ہے، کیونکہ ایمان کی بنیاد علم، عقل، اور صحیح فہم پر ہے۔ انسان کی فضیلت اور شرف اسی وقت برقرار رہتا ہے جب وہ اپنے علم و عقل کا صحیح استعمال کرے اور اپنے ایمان کو برقرار رکھے۔ جب وہ ان صلاحیتوں کو نظرانداز کرتا ہے، تو وہ اپنی فطری عظمت سے گر جاتا ہے اور اپنی زندگی میں مشکلات و مسائل کا سامنا کرتا ہے۔ یہ صورتحال انسانی فطرت کی ایک اہم حقیقت ہے کہ جب وہ اپنے حقیقی مقام کو بھول کر اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال نہیں کرتا، تو اس کا نتیجہ نقصان دہ ہوتا ہے، اور وہ اپنی مخلوق کی بہترین حالت سے گرتا ہے۔۔

انسان کے شر الدواب ہونے کے چند ایک وجوہات درج زیل ہے۔

1) عقل سے کام نہیں لیتے:

قرآن میں ارشاد ہے

ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الزین لایعقلون (32)

جب انسان اپنے عقل سے کام نہیں لیتا تو وہ شر الدواب کے زمرے میں آتا ہے۔

1۔ پہلا حصہ: "إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ"

"شر" کا مطلب ہے بدترین یا سب سے بُرا۔

"دَوَابِّ" کا مطلب ہے جاندار، خصوصاً وہ جاندار جو چلتے پھرتے ہیں، جیسے کہ مویشی یا حیوانات۔

اس حصے میں کہا جا رہا ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے بُرے جاندار وہ ہیں جو خاص صفات رکھتے ہیں۔

2۔ دوسرا حصہ: "الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ"

"الصُّمُّ" کا مطلب ہے کان سے بہرا، جو سن نہیں سکتے۔

E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

"اَلْبُكْمُ" کا مطلب ہے زبان سے گونگا، جو بول نہیں سکتے۔

"الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ" کا مطلب ہے وہ جو عقل استعمال نہیں کرتے، یعنی عقل و فہم سے محروم ہیں۔

اس حصے میں کہا گیا ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے بُرا انسان وہ ہے جو عقل و فہم سے عاری ہے، چاہے وہ جسمانی طور پر بھی معذور ہو، جیسے کہ بہرا یا گونگا۔ یہاں، بہرا اور گونگا ہونے کو ایک تمثیل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جو عقل و فہم سے محرومی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بات پر تنقید کی ہے کہ جو لوگ عقل کا استعمال نہیں کرتے، وہ سب سے بدترین ہیں۔ ان لوگوں کی مثال بہرے اور گونگے سے دی گئی ہے، جو سننے یا بولنے کی صلاحیت نہ ہونے کی وجہ سے اپنی حالت سے باہر کی چیزوں کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ اسی طرح، عقل و فہم سے محروم لوگ بھی زندگی کی حقیقتوں کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں، اور یہ حالت انہیں سب سے زیادہ قابلِ مذمت بناتی ہے۔ یہ آیت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ عقل کا استعمال، فہم و بصیرت حاصل کرنا، اور سچائی کی تلاش میں رہنا انسانی فطرت کے اصول ہیں۔ اگر کوئی شخص عقل سے کام نہیں لیتا، تو وہ معاشرتی اور روحانی طور پر نقصان اٹھاتا ہے اور اس کی حالت بہرے یا گونگے جاندار سے تشبیہ دی جاتی ہے جو حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔

2) ایمان کے بغیر علم بے کار ہے

علم کی اہمیت مسلم ہے، لیکن ایمان کے بغیر علم کا مقصد پورا نہیں ہوتا اور یہ علم انسان کی بربادی کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ علم کا اصل مقصد اللہ کی معرفت حاصل کرنا اور اس کے قریب ہونا ہے۔ ایمان کے بغیر، علم کی روشنی کمزور ہو جاتی ہے اور یہ علم فرد یا معاشرے کے مفاد میں نہیں آتا۔ اسلام میں علم کے بارے میں بہت سی تعلیمات ہیں جو علم کو ایمان کے ساتھ جوڑ کر دیکھتی ہیں:

علم کا مقصد اللہ کی معرفت حاصل کرنا ہے، اور یہ معرفت ایمان کی بنیاد پر ہی ممکن ہے۔ کے بغیر علم کا عملی فائدہ محدود ہو جاتا ہے، کیونکہ علم کی صحیح استعمال کی راہ ایمان ہی دکھاتا ہے۔ بے ایمان علم انسان کو غلط راہوں پر بھی لگا سکتا ہے، جو کہ اس کی تباہی کا سبب بن سکتا ہے۔ (33)

اسلامی تعلیمات میں علم کو ایمان اور عمل کے ساتھ جوڑا گیا ہے، تاکہ انسان کی روحانیت اور معاشرتی فلاح کی جانب رہنمائی ہو سکے۔

قرآن میں ارشاد ہے۔

ان شر الدواب عند اللہ الزین کفروا فھم لا یومنون (34)

1۔ **پہلا حصہ: **"إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ"**

"شر" کا مطلب ہے بدترین یا سب سے بُرا۔

"دَوَابِّ" کا مطلب ہے جاندار، خصوصاً وہ جاندار جو چلتے پھرتے ہیں، جیسے کہ مویشی یا حیوانات۔

اس حصے میں کہا جا رہا ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے بُرے جاندار وہ ہیں جو خاص صفات رکھتے ہیں۔

2۔ **دوسرا حصہ: **"الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ"**

"الَّذِينَ كَفَرُوا" کا مطلب ہے وہ لوگ جو کافر ہیں، یعنی ایمان نہیں لاتے۔

"فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُونَ" کا مطلب ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے، یعنی وہ اللہ اور اس کے پیغامات کو نہیں مانتے۔

اس حصے میں کہا گیا ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین لوگ وہ ہیں جو کفر کرتے ہیں، یعنی اللہ کی باتوں اور اس کے پیغمبروں کی تعلیمات کو نہیں مانتے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو کافر ہیں، یعنی وہ جو ایمان نہیں لاتے۔ ان لوگوں کی حالت کو سب سے بدترین جانداروں سے تشبیہ دی گئی ہے، کیونکہ وہ حقیقت کو سمجھنے، عقل کا استعمال کرنے، اور ایمان لانے سے محروم ہیں۔

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ کفر، یعنی اللہ اور اس کے پیغام کو نہ ماننا، انسان کی سب سے بڑی گمراہی اور بدترین حالت ہے۔ ایمان لانا اور اللہ کی باتوں کو تسلیم کرنا انسان کی فطرت اور فلاح کے لیے ضروری ہے۔ جو لوگ اس اصول کو قبول نہیں کرتے، ان کی حالت ایسے جاندار کی طرح ہوتی ہے جو اپنی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

3) انسان ظالم اور نادان ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے۔

انہ کان ظلوما جھولا

حقیقت یہ ہے کہ وہ بہت ظالم (اور) نادان ہے۔

1۔ **پہلا حصہ: **"إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا"**

"ظَلُومًا" کا مطلب ہے بہت زیادہ ظلم کرنے والا۔

اس سے مراد ہے کہ انسان ظلم کرنے کی عادت میں ہوتا ہے، اور یہ کہ وہ دوسروں کے حقوق کے معاملے میں بہت زیادہ زیادتی کرنے والا ہوتا ہے۔

2۔ **دوسرا حصہ: **"جَهُولًا"**

"جَهُولًا" کا مطلب ہے نادان یا جاہل، یعنی وہ علم اور حکمت سے عاری ہوتا ہے۔

یہاں نادانی سے مراد ہے کہ انسان علم کی کمی یا عقل کی عدم موجودگی کی وجہ سے درست فیصلے نہیں کر پاتا، اور اپنی زندگی کے اہم معاملات میں سمجھداری سے کام نہیں لیتا۔

آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی دو بنیادی کمزوریوں کی طرف اشارہ کیا ہے:

انسان اپنے ذاتی مفادات یا جذبات کی بنا پر دوسروں کے حقوق کو پامال کرنے میں جلدی کرتا ہے۔ انسان علم یا حکمت کی کمی کی وجہ سے صحیح فیصلے کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

یہ آیت انسان کی فطری کمزوریوں کو ظاہر کرتی ہے اور ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہمیں اپنے اندر ظلم اور نادانی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم علم حاصل کریں، عقل سے کام لیں، اور دوسروں کے حقوق کی پاسداری کریں تاکہ ہم ان کمزوریوں سے باہر نکل سکیں اور ایک بہتر معاشرتی رویہ اپنا سکیں۔

Al-Qirtas القرطاس
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

4) انسان سرکش ہے۔

کلاان الانسان لیطغی (36)

حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلی سرکشی کر رہا ہے۔

5) انسان تنگ دل ہے۔

ارشاد ہوتا ہے

وکان الانسان قتورا (37)

اور انسان بڑا تنگ دل ہے۔

1۔ **"وَكَانَ الْإِنسَانُ"**

"الْإِنسَانُ" سے مراد یہاں انسان کی عمومی حالت ہے۔

2۔ **"قَتُورًا"**

"قَتُورًا" کا مطلب ہے تنگ دل، بخیل، یا کم خرچ۔

انسان فطری طور پر اکثر اپنی دولت یا وسائل کو خرچ کرنے میں تنگی محسوس کرتا ہے اور دینے یا امداد کرنے میں دل تنگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ آیت میں انسان کی ایک اور فطری کمزوری کو بیان کیا گیا ہے، جو ہے۔ تنگ دل ہونا۔ یا۔ بخیلی۔ اس کا مطلب ہے کہ انسان اکثر اپنی دولت، وقت، یا وسائل کو خرچ کرنے میں تنگی محسوس کرتا ہے اور دوسرے لوگوں کی مدد کرنے میں دل کی وسعت کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ یہ آیت ہمیں اپنی فطرت کی کمزوریوں کی طرف اشارہ کرتی ہے اور ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہمیں اپنی بخیلی اور تنگ دلی پر قابو پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انسانیت کی بنیادی خوبیوں میں سے ایک سخاوت ہے، اور ہمیں اپنی دولت اور وسائل کو دوسروں کی مدد کے لیے استعمال کرنا چاہئے تاکہ ہم اس فطری کمزوری پر قابو پا سکیں اور ایک بہتر معاشرتی رویہ اپنا سکیں۔

6) انسان جھگڑالو ہے:

قرآن میں ارشاد ہے۔

وکان الانسان اکثر شیء جدلا (38)

انسان سب چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

1۔ **"وَكَانَ الْإِنسَانُ"**

"الْإِنسَانُ" سے مراد انسانیت کی عمومی حالت ہے۔

2۔ **"أَكْثَرَ شَيْءٍ"**

"أَكْثَرَ شَيْءٍ" کا مطلب ہے سب چیزوں سے زیادہ۔

3۔ **"جَدَلًا"**

"جَدَلًا" سے مراد جھگڑالو، بحث و تکرار کرنے والا، یا تنقید کرنے والا ہے۔

آیت میں انسان کی ایک اور فطری خصوصیت کو بیان کیا گیا ہے، جو ہے **جھگڑالو ہونا**۔ قرآن مجید میں ہے کہ انسان سب چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے، یعنی وہ اکثر چھوٹے یا بڑے مسائل پر بحث و تکرار کرتا ہے اور جلدی سے تنازعے میں پھنس جاتا ہے۔

یہ آیت ہمیں اپنی فطرت کی کمزوریوں کے بارے میں آگاہ کرتی ہے اور ہمیں بتاتی ہے کہ انسان کے اندر جھگڑالو پن اور بحث و تکرار کی خصوصیت فطری ہے۔ اس کے باوجود، ہمیں اپنے اخلاق اور برتاؤ کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے، اپنے دل کو صاف رکھنا چاہیے، اور تنازعات سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ صحیح طریقہ کار اپنانے اور معقولیت سے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرنے سے ہم اس فطری کمزوری پر قابو پا سکتے ہیں اور بہتر معاشرتی تعلقات قائم کر سکتے ہیں۔

خلاصہ بحث

قرآن نے انسانی فطرت کے حوالے سے اہم نکات بیان کیے ہیں۔ قرآن انسان کو ایک پیچیدہ اور دوہری فطرت کا حامل مانتا ہے۔ قرآن میں انسان کو ایک عظیم مخلوق قرار دیا گیا ہے جو تمام مخلوقات پر فضیلت رکھتی ہے۔ انسان کو اللہ کی سب سے بڑی تخلیق، خلیفہ، اور مسجودِ ملائکہ (فرشتوں کے سامنے سجدہ کیا گیا) قرار دیا گیا ہے۔ قرآن میں انسان کی کچھ خصوصیات اور اس کے بعض اعمال کی مذمت بھی کی گئی ہے۔ انسان کی فطرت میں خود غرضی، بخل، اور ظلم و فساد کے امکانات موجود ہیں۔ قرآن کی نظر میں انسان کے اندر نیکی اور بدی دونوں کی صلاحیت موجود ہے۔ اس کی فطرت میں اللہ کے قریب ہونے کی طاقت اور برے اعمال کرنے کی بھی صلاحیت موجود ہے۔ انسان کی فطرت پر ایمان، تقویٰ، اور عملِ صالح کی بنیاد سے اس کا کردار اور فطرت درست ہوتی ہے۔ قرآن میں ایمان کو انسان کی فطرت کی تکمیل کے لیے شرط قرار دیا گیا ہے۔ ایمان انسان کو اپنی فطرت کے اعلیٰ معیار تک پہنچانے اور برائیوں سے بچانے میں مدد دیتا ہے۔ انسان کا حقیقی کمال اس کے ایمان اور عمل پر منحصر ہے۔ قرآن انسان کو اس کے فطری کمالات اور صلاحیتوں کے ساتھ تعریف کرتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتاتا ہے کہ انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی فطرت کے صحیح پہلوؤں کو اجاگر کرے اور برائیوں سے بچے۔ انسان باایمان اور نیک عمل کر کے اپنے حقیقی مقام تک پہنچ سکتا ہے، ورنہ بے ایمانی اور بد عملی اسے پست تر بنا دیتی ہے۔ (39)

حوالہ جات

https://hamariweb.com/articles/151015

http://www.dawateislami.net/magazine/ur/tafsear-aurqan-e-kareer/insan-aur-quran

http://dunya.cam.pk/index.phplauthor/allama-ibtesam-elahi-zaheer.

سورہ التین :4

سورہ البقرہ :29

E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

op:cit. Op' cit

سورہ ابراھیم:32,33

شعب الایمان :1/174،الحدیث:152

مدارک،الاسراء تحت الایتہ-70،ص:431

http://www.urfuweb.org/mehfil

سورہالانفال:22

تفسیر صرانالجنان

سورہالانفال:55

کنزالعرفان

تفسیر کبیر:الانفال، تحتالایہ55،5/497

الفرقان: 55

البینہ: 6

سورہ التین: 4

http://www.islamquest.net/urlarchive/fa751

سورہ حجر: 29

سورہ بقرہ: 34

https://www.islamquest.net/ur/archive/fa75,

سورہ بقرہ: 30

سورہ جانیہ:13

علم الیقین ج-ا،ص: 38

https://www.islamquest.net/ur/archive/fa751

سورہ البقرہ: 33

سورہ الحجرات: 13

سورہ الانفال: 22

https://dunya.com.pk/index.php/author/allama-ibtesam.elahi-zaheer

سورہ الانفال: 55

http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

سورہ احزاب: 72

سورہ علق: 6

سورہ اسراہ: 100

سورہ کہف: 54

https://www.urduweb.org/mehfil